بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

حبیب الرحمن اعظمی

اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات کائنات انسانی کے لئے یکسر رحمت ورافت ہے۔ جس کی اساس وبنیاد ایسے مضبوط ومحکم اصولوں پر قائم ہے، جن کی صداقت دن کے اجالوں کی طرح روشن ہے۔ اسلام صرف ایک سماجی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ اس سے بھی بلند تر عقائد واعمال پر مبنی ہے۔ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو حیات بعد الممات کی بنیادوں پر کائنات انسانی کو رشد وہدایت کی دعوت دیتا ہے۔ اور معاش ومعاد دونوں کی فلاح وبہتری کا پیغام سناتا ہے۔

آخر اس سچائی سے کون ذی عقل اور ہوش مند انکار کرسکتا ہے کہ انسانیت ترقی وبلندی کی معراج پر اسی وقت رسائی حاصل کرسکتی ہے جبکہ اس کے سامنے یہ تصور یقین محکم کی حیثیت اختیار کرلے کہ ذات واحد کے سوا عالم ہست وبود میں کوئی قابل پرتش نہیں، وجود وبقا، حیات وموت، عزت وذلت، تربیت وربوبیت، پروردگاری وپالنہاری وغیرہ سب صرف اور صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔

اس سچائی کے منکشف ہوجانے کے بعد ایک دوسری حقیقت خود بخود نمایاں ہوکر سامنے آجاتی ہے کہ جب انسان کی زندگی ایک سب سے بلند وبالاتر طاقت کے قبضہ میں ہے تو بلاشبہ اسی بلند طاقت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انسان کو یہ ہدایت اور رہنمائی دے کہ کس راہ پر چل کر وہ انسانی دنیا میں ایک سچا انسان اور خلق خدا کے لئے صحیح معنوں میں رحمت ورأفت کا پیکر بن سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر انسانیت کے رتبۂ عالی ومرتبۂ سعادت تک پہنچنے کیلئے کونسا راستہ سیدھا ودرست ہے؟ اس بات کو آشکارا کرنے کیلئے ارشاد فرمایا گیا: "رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی" ہمارا رب ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کو وجود عطا کیا پھر ہدایت ورہنمائی سے نوازا۔

اس لئے زندگی کے اعلیٰ مقاصد تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے ہم اپنی دنیوی ترقی اور معاشی سرافرازی کی جدوجہد کے ساتھ خدائے وحدہ لاشریک لہ کے بتائے ہوئے نظام حیات (اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ“ (یقیناً اللہ کا مقرر کردہ دین اسلام ہی ہے) کی تعلیم و تحصیل سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل اور بے پروانہ ہوں تاکہ آنے والے دنوں میں ہمیں افسوس نہ ہو کہ ”یک لمحہ غافل بودم وصد سالہ راہم دور شد“

اس بات سے کون واقف نہیں ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کا نظام حکومت جمہوری ولادینی ہے (یعنی سیکولر ریاست کسی فرد کی مذہبی ودینی امور کی ذمہ داری اپنے سر نہیں لے گی) اس لئے خدائی نظام حیات سے آشنا اور بہرہ ور ہونے کے لئے من حیث القوم ہر ہر فرد پر یہ اولین فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی اگلی نسلوں کی فلاح وصلاح اور اسے خدائی نظام حیات دین اسلام سے وابستہ و پیوستہ رکھنے کے لئے مذہبی بنیادی تعلیم کا بار خود اپنے کاندھوں پر اٹھائے تاکہ کم سنی کے یہ نقوش ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کے لوح قلب پر ثبت رہیں اور زندگی کے میدانوں میں رواں دواں رہتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے دین کا دامن نہ چھوٹے۔ دین سے وابستگی ہمارے ملی وجود اور انسانی دنیا میں ہمارے تشخص وامتیاز کا واحد ذریعہ ہے خدانخواستہ اگر ہمارے ہاتھوں سے دین کا دامن چھوٹ گیا تو پھر صحراؤں کے ذرات کی طرح بکھر کر دنیا کے نقشہ سے بے نام ونمود ہوجائیں گے۔

در ترا چھوڑ کر جائیں تو کدھر جائیں گے
گھر میں گھر جائیں گے صحرا میں بکھر جائیں گے

اس دنیا میں اگر کچھ لوگوں کو مذہب کے نام سے الرجی ہوتی ہے تو ہونے دیجئے۔ تاریخ بارہا اس سچائی کو واضح کرچکی ہے کہ انسانیت کے باہمی تعاون واشتراک اور صحیح معنوں میں اخوت انسانی ومساوات کی نقیب ہر دور میں یہی اسلامی تعلیمات ثابت ہوئی ہیں، اور یہی نہیں بلکہ بلا خوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ اسلامی علوم وثقافت سے آشنا ہوتا ہے اسی قدر اس کے دل میں اپنے وطن اور وطن میں بسنے والوں کی محبت وخدمت کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں خود جنگ آزادی کی تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ اخلاص وطن کی جدوجہد میں اسلامی علوم کے حاملین علماء حق نے جس بڑی تعداد کے ساتھ خود کو اور اپنے ماننے والوں کو دار ورسن کے لئے پیش کیا اور باہمی تعاون واشتراک کا جو بلند کردار قرطاس عالم پر ثبت

کیا، مذہب سے ناآشنا زندگی اس بے لوث کردار وعمل کا مقابلہ نہیں کرسکی۔

ملک کے سیاسی نشیب وفراز اور تغیر وتبدل سے ہماری ملی، ملکی ذمہ داریوں اور حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیوں کہ ملک کے دستور نے جمہوریت اور سیکولرزم کی بنیاد پر ملک کے سب ہی شہریوں کو مساوی حقوق دیے ہیں اور ایک سچے محبّ وطن کی حیثیت سے ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اپنے ملک کی اس اہم خصوصیت کا تحفظ اور اس کی جمہوری قدروں کو باقی رکھنے کی امکانی کوشش کریں۔ ملک میں عدل وانصاف، اور مذہبی معاملات میں ایک دوسرے کا احترام اور عدم مداخلت کی فضاء کو پروان چڑھانے میں برادران وطن کے تعاون سے قدم آگے بڑھائیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ ملک کی غالب اکثریت امن وآشتی اور باہمی رواداری کو پسند کرتی ہے، ہر جمہوری نظام میں حکومت کسی خاص مذہب یا گروہ کی نمائندہ نہیں ہوتی ہے؛ بلکہ ملک کے تمام شہریوں کے جملہ دستوری حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہوتی ہے؛ اس لیے پورے اعتماد کے ساتھ ہمیں اپنے دستوری حقوق کے مطابق اپنی مذہبی تعلیمات اور دینی تشخصات کے ساتھ ملک کی تعمیر وترقی کے سلسلے میں مصروف عمل رہنا چاہیے، خالق کائنات، کائنات میں یہ تغیرات رونما کرتا رہتا ہے، تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ.

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

❁ ❁ ❁